میت کے مصنوعی دانت نکالنے کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: 83

تاریخ اجراء: 06ربیع الاول1438ھ06دسمبر2016ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ منہ میں جو مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں، میت کو غسل دیتے وقت وہ نکالے جائیں گے یا نہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

منہ میں دوطرح کے مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں،(ا)وہ دانت جو سرجری کے بعد مضبوط طریقے سے مستقل طور پہ فٹ کردیئے جاتے ہیں،اورانہیں بغیرتکلیف کے نکالنا ممکن نہیں ہوتا،ایسے دانت میت کے منہ میں لگے ہوں تو انہیں نہیں نکالا جائے گا،کیونکہ نکالنے سے میت کواذیت ہوگی،اور میت کواذیت دینا منع ہے۔

علماءفرماتے ہیں کہ جس چیز سے زندہ کوتکلیف پہنچتی ہے،اسی سے مردہ کو بھی پہنچتی ہے۔چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی،فرماتے ہیں:”اذی المومن فی موتہ کاذاہ فی حیاتہ“

ترجمہ:مسلمان مردہ کوایذادیناایساہے جیسے زندہ کو۔(مصنف ابن ابی شیبہ،کتاب الجنائز،جلد3،صفحہ245،مطبوعہ ملتان)

درمختار میں ہے:”ان المیت یتاذی بمایتاذی بہ الحی“ ترجمہ:جس چیز سے زندہ کوایذا پہنچتی ہے،مردے کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔(ردالمحتار،کتاب الطھارۃ،فصل فی الاستنجاء،جلد1،صفحہ612،مطبوعہ پشاور)

اور میت کواذیت دینا منع ہے،چنانچہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی منقول،فرمایا:”کما اکرہ اذی المومن فی حیاتہ،فانی اکرہ اذاہ بعدموتہ“ ترجمہ:میں جس طرح مسلمان کی ایذااس کی زندگی میں مکروہ جانتاہوں،یونہی بعدِموت اس کی ایذاکوناپسند کرتاہوں۔(شرح الصدوربشرح حال الموتی والقبور،صفحہ292،دارالمعرفۃ، لبنان)

(۲)اور دوسرے وہ دانت جو منہ میں اس انداز سے فٹ کیے جاتے ہیں، کہ جب چاہیں بآسانی نکال سکتے، اور جب چاہیں لگا سکتے ہیں، ایسے دانت لگے ہوں، تو انہیں نکال لینا چاہیے۔

سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا کہ مرنے کے بعد مصنوعی دانت نکالنا چاہیے یا نہیں؟ تو جوابا ارشاد فرمایا: ''نکال لینا چاہیے، اگر کوئی تکلیف نہ ہو، اور اس کے ٹوٹے ہوئے دانت کفن میں رکھ دیے جائیں۔'' (ملفوظات اعلی حضرت، صفحہ 358، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم